



## سوال

(445) مردوں کے لئے مندی کا استعمال

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مرد حضرات ہاتھ یا پاؤں پر مندی لگا سکتے ہیں، ہمارے ہاں شادی بیاہ کے موقع پر مرد بھی مندی لگاتے ہیں، اس کے متعلق وضاحت درکار ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مندى سے ہاتھ پاؤں رنگنا عورتوں کی زینت ہے، مردوں کو ایسی زینت سے منع کیا گیا ہے جسے عورتیں استعمال کرتی ہوں۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسا بیچڑہ لایا گیا جس نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں پر مندی لگا رکھی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”اس نے ایسا کیوں کیا ہے؟“ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اسی طرح یہ عورتوں سے مشابہت اختیار کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ اسے مدینہ کی آبادی سے نکال کر نقتع کے علاقہ میں چھوڑ آؤ، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اسے قتل نہ کر دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے نمازی حضرات کو قتل کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔“ [1]

راوی ابو اسامہ بیان کرتے ہیں کہ نقتع، مدینہ طیبہ سے ایک جانب جگہ کا نام ہے جو نقتع سے الگ ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مندی لگانا عورتوں کی زینت ہے اور مرد حضرات کو اس کی اجازت نہیں، اس ممانعت کی تائید ایک دوسری حدیث سے بھی ہوئی جسے حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد حضرات کو زعفران لگانے سے منع کیا ہے۔ [2]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”مردوں کو ہاتھ اور پاؤں رنگنے کی ممانعت ہے ہاں بطور دواء مندی استعمال کی جاسکتی ہے۔“ [3]

بطور دواء استعمال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ گرمی یا آگ سے جلنے کی وجہ سے ہاتھ اور پاؤں پر چھالے پڑ جائیں تو زخموں پر مندی لگانے میں چنداں حرج نہیں لیکن بطور فیشن مندی کے ساتھ لپسنے ہاتھ اور پاؤں رنگنا مردوں کے لئے جائز نہیں، لہذا شادی کے موقع پر مرد حضرات کو مندی استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

[1] سنن ابی داؤد، الادب: ۳۹۲۸۔



[2] صحیح البخاری، اللباس: ۵۸۳۶۔

[3] فتح الباری ص ۳۶۷ ج ۱۰۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4 - صفحہ نمبر: 396

محدث فتویٰ